برصغیر میں علوم اسلامیہ کے فروغ میں خانوادہ عثمانیہ (بدایوں) کے کردار کا تحقیقی مطالعہ

(1235ھ تا 1435ھ)

مظہر حسین بھدرو*

محمد عابد ندیم**

Abstract

The centers of Islamic learning in different parts of Indo-Pak have played a prominent role in the advancement of social, political and education endeavours of the Muslims living in this part of the world. Amongst the different centers of Islamic scholarship, *Khānwādah `Uthmāniah Badāyūn* holds an exceptional position due to its uniqueness and efficacy. The `ulemā of this family, such as Maulana Abdul Majeed Qadri (D. 1263 AH), Maulana Fazal Rasool Badayuni (D. 1289 AH), Maulana Faiz Ahmed Badāyūnī (Lost. 1274 AH), Maulana Abdul Qadir Badāyūnī (D. 1319 AH), Maulana Abdul Muqtadir Qadri (D. 1334 AH), Maulana Abdul Qadeer Qadri (D. 1379 AH), Allama Usaid-ul-Haq Qadri (D. 1435 AH) and Allama Abdul Hameed Muhammad Saalim Al-Qadri, have rendered invaluable services for advancement of Islamic teaching and their services are beyond admiration. The number of publications of this family amounts to hundreds. Whereas, the compilations of their descendents and `ulemā of Madrassa Qadriya Badāyūn are in addition to those. This also examine the authenticity and historic standing of *Khānwādah `Uthmāniah* on the advancement and publication of Islamic theology and education. The efforts made by *Khānwādah `Uthmāniah Badāyūn* for the promotion of Islamic knowledge in Indo-Pak are on record and will be remembered forever.

Keywords: *Khānwādah `Uthmāniah*, Islamic Theology, *Badāyūn*, Indo-Pak

* پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور۔

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور۔

برصغیر میں علوم اسلامیہ کے مراکز:

برصغیر پاک وہند میں علوم اسلامیہ کے مراکز کا کردار ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ تعلیم اور اخلاقی اقدار کے حصول کے بغیر کوئی بھی قوم تادیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ علوم اسلامیہ کے مراکز نے اس ذمہ داری کو نہ صرف پورا کیا بلکہ ایک علمی، فکری و تحقیقی اعتبار سے آگے بڑھنے کا راستہ بھی دکھایا۔ ان مراکز نے مسلمانوں کی قلیل تعداد ہونے کے باوجود ایک منتشر خطے کو فکری وحدت میں بدلا اور انسان وسماج دوستی کی اعلیٰ اقدار کو فروغ دیا۔ چند مشہور مراکز علم کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

کچھوچھہ:

مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی ۱۲۸۵ء میں ایران کے شہر سمنان میں پیدا ہوئے۔ ۲۳ سال کی عمر میں ایران سے ہندوستان کا رخ کیا صلحاء سے ملاقاتیں کیں اور آخر میں کچھوچھہ (اترپردیش) کو مرکز رشد وہدایت بنایا۔ عوام الناس کو علوم اسلامیہ اور معرفت الٰہی سے روشناس کرایا۔ تب سے لے کر آج تک کچھوچھہ علوم اسلامیہ کا مرکز جانا جاتا ہے۔[1]

فرنگی محل:

برصغیر میں علوم اسلامیہ کا ایک عظیم مرکز فرنگی محل رہا ہے۔ جس نے تقریباً تین صدی تک برصغیر میں اپنی علمی استعداد کار کا لوہا منوایا ہے۔ خانوادہ فرنگ محل لکھنو کا سلسلہ نسب میزبان رسول ﷺ حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے ملتا ہے۔[2]

خیر آباد:

حضرت عمر فاروقؓ کی اولاد سے بہاوالدین ایران سے ہندوستان آئے، جن کی اولاد بدایوں، ہر گام سے ہوتی ہوئی خیر آباد میں قیام پذیر ہوئی اور اسے ہندوستان کے وہ قصبے جو مردم خیزی میں مشہور تھے۔ ان میں ضلع سیتاپور کا قصبہ خیر آباد بھی ہے۔ گزشتہ صدی کے آخر تک خیر آباد کو خیر البلاد لکھا جاتا تھا۔[3]

---

[1] یمنی، حضرت نظام، **لطائف اشرفی**، مترجم حضرت شمس بریلوی، (کراچی: اشرفی انٹرپرائزر، ۱۹۹۹ء)، ۶۱

[2] مصباحی، یسین اختر، علامہ، ممتاز علماء، **فرنگی محل**، (لاہور: اکبر بک سیلرز، ۲۰۱۸ء)، ۱۵

[3] محمد میاں، سید، **علماء ہند کا شاندار ماضی**، (لاہور: جمعیت پبلی کیشنز، س۔ن)، ۹۴۹

مدرسہ رحیمیہ:

فاروقی النسب شمس الدین ایران سے ہندوستان آنے کے بعد روہتک کی مسند افتاء سنبھالی، بارہویں اور تیرہویں صدی میں شمس الدین کی اولاد دینی و قومی خدمات کے حوالے سے منفرد اور ممتاز نظر آتی ہے۔ جسے خانوادہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کہتے ہیں۔ جن کا قائم کردہ مدرسہ رحیمیہ علوم اسلامیہ کا ایک عظیم مرکز بنا۔[4]

مارہرہ:

میر عبدالجلیل مارہرہ(۹۔۱۶۰۸ء) میں بلگرام سے مارہرہ تشریف لائے اور ایک عظیم علمی وروحانی مرکز بنایا۔ جس سے ایک تسلسل کے ساتھ لوگ مستفید ہوتے رہے۔ اس عظیم علمی مرکز کی انشاط ثانیہ شاہ آل احمد اچھے میاں نے فرمائی۔ آپؒ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے ہم عصر تھے۔ علوم اسلامیہ کے اس مرکز نے نابغہ روزگار علماء کثیر تعداد میں پیدا کیے۔[5]

دارالعوم دیوبند:

برطانوی راج میں جب دہریت اور کفر والحاد کا سیلاب بڑھ رہا تھا۔ اس سیلاب کے آگے بند باندھنے کے لیے شاہ ولی اللہ کے جانشینوں نے شمالی ہند کی تاریخی بستی "دیوبند" ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کو چھتہ والی مسجد میں ایک انار کے درخت کے نیچے دارالعلوم دیوبند کا آغاز کیا۔ تب سے لے کر آج تک یہ علوم اسلامیہ کا عظیم مرکز ہے۔[6]

جامعہ منظر الاسلام بریلی:

جامعہ منظر الاسلام بریلی کا ۱۹۰۴ء میں مولانا احمد رضا خان محدث بریلی نے قائم کیا۔ اس جامعہ میں علمی، فکری اور تحقیقی میدان میں بھی گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ مولانا احمد رضا خان محدث بریلی نے پوری زندگی علم دین کی خدمت میں گزاری۔ آج تک ان کا قائم کردہ یہ علوم اسلامیہ کا عظیم مرکز ہے۔[7]

---

[4] قادری، اسید الحق، علامہ، **خیر آبادیات**، (بدایوں ہند: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۱۱ء)، ۲۲

[5] قادری اسید الحق، علامہ، **تذکرہ شمس ماہرہ**، (بدایوں ہند: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۱۳ء)، ۱۶

[6] رضوی، سید محبوب احمد، **تاریخ دارالعلوم دیوبند**، (کراچی: میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، س۔ن)، ۱: ۱۳

[7] قادری، راحت خان، محمد، **خانقاہ برکاتیہ اور مشائخ بریلی وبدایوں**، (یوپی: المکتب النور، عزت نگر بریلی، ۲۰۱۶ء)، ۸

بدایوں کا خانوادہ عثمانیہ:

برصغیر پاک وہند میں دیگر مراکز علوم اسلامیہ کی طرح خانوادہ عثمانیہ بدایوں نے بھی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ قاضی دانیال قطری، حضرت عثمان غنیؓ کی اولاد سے تھے۔ جو ساتویں صدی کے آغاز میں قطب الدین ایبک کے لشکر کے ساتھ بدایوں فروکش ہوئے اور یہیں قیام پذیر ہوگئے۔ اس وقت سے اس خانوادہ کی علمی و دینی خدمات کا سلسلہ قائم وجاری ہے۔ خانوادہ عثمانیہ کی خدمات کا دائرہ آٹھ صدیوں پر محیط ہے۔ یہ ایک ایسا شرف وامتیاز ہے جو شاید برصغیر کے بہت کم خانوادوں کو حاصل ہے۔ [8]

یہاں پر ہم خانوادہ عثمانیہ کے تدریسی و تصنیفی میادین کو مد نظر رکھیں گے۔

سلسلہ طریقت:

مشائخ طریقت کے نزدیک سلاسل طریقت کا آغاز حضرت علیؓ سے ہوا۔ حضرت علیؓ نے باطنی دولت ان چار خلفاء کو عطا کی۔

ا۔ حضرت امام حسنؓ، ۲۔ حضرت امام حسینؓ، ۳۔ حضرت کمیل بن زیادؓ، ۴۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ [9]

صوفیاء کے تمام حضرت علی المرتضیٰؓ سے ملتے ہیں۔ نقشبندیوں کی نسبت حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ہے۔

ان سلاسل میں سے چار سلاسل نے ہندوستان زیادہ شہرت حاصل کی۔

ا۔ سلسلہ قادریہ ۲۔ سلسلہ چشتیہ ۳۔ سلسلہ سہروردیہ ۴۔ سلسلہ نقشبندیہ

خانوادہ عثمانیہ بدایوں کی نسبت روحانی سلسلہ قادریہ کی عظیم خانوادہ مارہرہ تشریف یوپی ہند سے ہے۔ خانوادہ عثمانیہ بدایوں کی نشاۃ ثانیہ مولانا عبد المجید قادری سے منسلک ہے۔ جن کو سید ابو الفضل آل احمد اچھے میاں سے سلسلہ قادریہ میں اجازت وخلافت حاصل تھی۔ مولانا عبد المجید قادری نے ۱۲۳۵ھ میں خانقاہ قادریہ کی بنیاد رکھی۔ تب سے لے کر اب تک دو صدیوں میں یہاں کے مشائخ وصوفیاء نے دعوت و تبلیغ، رشد وہدایت کے حوالے

---

[8] مجیدی، عبد العلیم قادری، **تذکرہ خانوادہ قادریہ**، (بدایوں ہند: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۱۲ء)، ۹

[9] چشتی، عبد الرحمن، شیخ، **مراۃ الاسرار**، مترجم واحد بخش سیال، (لاہور: مطبوعہ تعریف پرنٹرز، س۔ن)، ا: ۱۸

سے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس خانوادے کی دینی ومذہبی اور ادبی واصلاحی خدمات بہت وسیع ہیں، قابل تقلید بھی ہیں جو یقیناً ایک خانقاہ ہی کا خاصہ ہو سکتی ہیں۔[10]

خانوادہ عثمانیہ کا علوم اسلامیہ کے فروغ میں کردار:

خانوادہ عثمانیہ بدایوں اپنے دامن میں پورا دبستان لیے ہوئے ہے۔ جو تاریخ کے ہر دور میں سرسبز و شاداب نظر آتا ہے۔ علوم اسلامیہ کے فروغ میں اس خانوادے کے مشائخ نے ہر دور میں گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ جو حضرات ممتاز و نمایاں ہیں۔ ان کا تذکرہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

ملا محمد علی عثمانی: (م:۱۱۹۷ھ)

آپ نے اپنے زمانے کے ممتاز علماء سے تحصیل علم کی۔ اس دور میں علامہ قاضی مبارک گوپاموی کا آفتاب علم و فضل نصف انہار پر تھا۔ آپ نے ان کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ تحصیل علم کے بعد آپ نے سینکڑوں تشنگان علم کو سیراب کیا۔ حضرت دانیال قطریؒ کے قائم کردہ "مدرسہ مغربیہ" کا نام "مدرسہ محمدیہ" رکھا۔ آپ کا خاص میدان درس و تدریس رہا۔ آپ کی آخری آرام گاہ لکھنو (ہند) میں عید گاہ کے پاس ہے۔[11]

مولانا عبدالمجید قادری: (م:۱۲۶۳)

آپؒ کے والد ماجد کا نام مولوی عبدالحمید عثمانی ہے۔ اکثر علوم کا استفادہ ملا محمد علی عثمانی سے کیا۔ مفتی شاہ عبدالغنی اور دیگر علماء سے تحصیل علم کے بعد لکھنو جاکر مولانا ذوالفقار علی دہلوی سے استفادہ کیا۔ تکمیل علوم ظاہری کے بعد ابوالفضل شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی سے سلسلہ قادریہ میں منسلک ہوئے۔ وہیں سے شاہ عین الحق کا خطاب ملا۔ تیس سال خدمت شیخ میں گزارے۔ بعد از وصال شیخ بدایوں تشریف لائے۔ ۱۲۳۵ھ میں خانقاہ قادریہ کا قیام عمل میں لائے۔ آپ کی قائم کردہ خانقاہ قادریہ اور مدرسہ محمدیہ سے ایک کثیر تعداد نے اکتساب علم کیا اور علمی و فکری منازل طے کیں۔ آپ نے ۱۲۶۳ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کے تلامذہ میں مولانا افتخار الدین، مولانا شاہ سلامت اللہ بدایونی، مولوی سعد الدین عثمانی، مولوی عبدالولی، حافظ حسن علی اور مولانا سید شاہ آل رسول ماہروی

---

[10] قادری، دلشاد احمد، مولانا، **خانوادہ عثمانیہ، تعارف وخدمات**، (لاہور: ماہنامہ جام نور عالم ربانی نمبر، ج ۱۱، ش ۱۳۲، دارالاسلام)، ۴۷
[11] ایضاً

شامل ہیں آپ نے متعدد کتب تصنیف فرمائیں جو کہ تصوف اور کلامی مباحث پر مشتمل ہیں۔ آپ کی قائم کردہ خانقاہ قادریہ آج بھی علوم اسلامیہ کے فروغ کے سلسلہ میں شمع فروزاں کی حیثیت رکھتی ہے۔[12]

مولانا فضل رسول بدایونی: (م۱۲۸۹ھ)

آپ کے والد ماجد کا نام مولانا عبد المجید قادری ہے۔ بدایوں میں پیدا ہوئے، مروجہ درسی کتب کی تحصیل وتکمیل مولوی نور الحق فرنگی محلی بن مولانا انوار الحق فرنگی محلی جو کہ بحر العلوم ملا عبد العلی کے شاگرد تھے سے کی۔ علم طب حکیم ببر علی خان موہانی سے حاصل کی۔ علم حدیث وتفسیر شیخ مکہ عبد اللہ سراج اور شیخ عابد مدنی سے پڑھا۔ علم تصوف اپنے والد گرامی سے حاصل کیا۔ اجازت وخلافت بھی اپنے والد ماجد سے پائی۔ ساری زندگی مخلوق کی ہدایت وتعلیم اور درس وتدریس میں مشغول رہے۔ آپ کے تلامذہ میں مولوی فیض احمد بدایونی، مولوی سخاوت علی جونپوری، مفتی اسد اللہ الہ آبادی، مولوی شاہ احمد سعید رام پوری اور مولوی عنایت رسول چریا کوٹی شامل ہیں۔ آپ نے تقریباً سولہ ۱۶ سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔ ۱۲۸۹ء میں وصال فرمایا اور بدایوں میں مدفون ہوئے۔[13]

مجاہد آزادی مولانا فیض احمد بدایونی: (مفقود ۱۲۷۴ء)

مولانا فیض احمد بدایونی بحر العلوم ملا محمد علی عثمانی کے پوتے، مولانا عبد المجید قادری کے نواسے اور مولانا فضل رسول بدایونی کے بھانجے ہیں۔ آپ بدایوں میں پیدا ہوئے اور تین سال کی عمر میں والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے تمام علوم منقول ومعقول مولانا فضل رسول بدایونی سے حاصل کیے۔ آپ کو چودہ سال کی عمر میں درس کی اجازت مل گئی۔[14] ایک قلیل عرصہ میں تشنگان علم نے کثرت کے ساتھ آپ کی طرف رجوع کیا صرف بدایوں میں آپ کے تلامذہ کی تعداد بیسیوں ہے۔[15] مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے آگرہ میں پادری فنڈز کے ساتھ ۱۸۵۴ء میں جو مناظرہ ہوا تھا۔ مولانا فیض احمد بدایونی اس میں معاون مناظر تھے۔[16] جب انقلاب ۱۸۵۷ء میں جامع مسجد دہلی سے جہاد کا فتویٰ مرتب کر کے جاری کیا گیا تو اس فتویٰ پر مفتی صدر الدین آزردہ، مولوی عبد القادر، قاضی فیض اللہ

---

[12] بسمل بدایونی، رضی الدین الصدیقی، **تذکرہ الواصلین**، (لکھنؤ: مطبوعہ، رائے صاحب گلاب سنگھ اینڈ سنز پریس، ۱۹۰۰ء)، ۲۳۵

[13] رحمان علی، مولوی، **تذکرہ علمائے ہند**، مرتبہ ومترجمہ ڈاکٹر محمد ایوب قادری، (کراچی: پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، ۲۰۰۳ء)، ۳۳۰

[14] قادری، محمد ایوب، ڈاکٹر، **مولانا فیض احمد بدایونی**، (کراچی: پاک اکیڈمی، وحید آباد، ۱۹۵۷ء)، ۹

[15] ایضاً، ۱۱

[16] ایضاً، ۱۵

دہلوی، مولوی فیض احمد بدایونی، ڈاکٹر مولوی وزیر خان اکبر آبادی، سید مبارک شاہ رامپوری اور مولوی محمد سعید کے دستخط اور مہریں ثبت تھیں۔[17] احمد اللہ شاہ کی شہادت کے بعد سرگردہ مجاہدین منتشر ہوگئے اور اس انتشار میں مولانا فیض احمد بدایونی شہید ہوئے یا کہیں گم ہوگئے ان کا کچھ سراغ نہ ملا۔ لیکن ان کی علوم اسلامیہ کی خدمات اور مجاہدانہ سرگرمیاں آج بھی تابندہ ہیں۔[18]

مولانا عبدالقادر بدایونی: (م ۱۳۱۹ھ)

مولانا عبدالقادر بدایونی بدایوں میں پیدا ہوئے۔ مولانا نوراحمد عثمانی، مولانا فضل حق خیرآبادی، مولانا فضل رسول بدایونی اور مولانا شیخ جمال عمر حنفی مکی سے علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔ آپ نے عربی، فارسی اور اردو میں متعدد کتب تالیف فرمائیں۔ آپ کے تلامذہ کی تعداد کثیر ہے۔ بدایوں کے علاوہ دیگر علاقوں سے آنے والوں میں سے چند مشہور تلامذہ کے اسماء درج ذیل ہیں:

۱۔ مولانا عبدالرزاق مکی
۲۔ مولانا سید مصطفیٰ (بغداد، عراق)
۳۔ حضرت سید شاہ ابوالحسین (مارہرہ)
۴۔ حضرت سید شاہ اسماعیل حسین (مارہرہ)
۵۔ حضرت سید شاہ حسین حیدر (مارہرہ)
۶۔ مولوی قاضی معین الدین کیفی (میرٹھ)
۷۔ مولوی مفتی عزیزالرحمن (مفتی دیوبند)
۸۔ اخوند عبدالرزاق قندھاری
۹۔ مولانا فقیر اللہ پنجابی
۱۰۔ مولانا حکیم غلام حسین (سنبھل)
۱۱۔ مولانا شاہ محمد عمر حنبلی (حیدرآبادی)
۱۲۔ مولانا عبدالقیوم بادشاہ (پشاور)، آپ کا وصال ۱۳۱۹ھ کو ہوا اور بدایوں میں مدفون ہوئے۔[19]

مولانا عبدالمقتدر قادری: (م: ۱۳۳۴ھ)

مولانا عبدالمقتدر قادری کے والد ماجد کا نام مولانا عبدالقادر بدایونی تھا۔ چھ سال تک اپنے دادا مولانا فضل رسول بدایونی کی تربیت میں رہے۔ اس کے بعد مولانا نوراحمد عثمانی اور اپنے والد سے علوم دینیہ کا حصول مکمل کیا۔

---

[17] قادری، محمد ایوب، ڈاکٹر، **مولانا فیض احمد بدایونی**، (کراچی: پاک اکیڈمی، وحید آباد، ۱۹۵۷ء)، ۲۲

[18] ایضاً، ۳۱

[19] بدایونی، سید محمد حسین، مولانا، **تذکرہ علمائے ہندوستان**، تحقیق، تدوین وتحشیہ، (لاہور: ڈاکٹر خوشتر نورانی دارالنعمان پبلشرز، ۲۰۱۸ء)، ۲۵۲

بچپن سے ہی آپ کی طبیعت زہد کی طرف مائل تھی۔ واعظ بہت فرماتے تھے۔ نہایت نیک طنیت، خدا ترس سادگی پسند بزرگ تھے۔ مولانا عبد الماجد بدایونی اور مولانا عبد القدیر بدایونی آپ خلفاء تھے۔ متعدد اہل علم کو آپ سے سند فضیلت عطا ہوئی۔ سید محمد محدث کچھوچھوی نے بھی حدیث کی سند آپ سے حاصل کی تھی۔ علوم اسلامیہ اور اصلاح احوال مسلم کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ آپ کا وصال ۱۳۳۴ھ ہوا اور بدایوں میں مدفون ہوئے۔[20]

مولانا عبد القدیر قادری: (م: ۱۳۷۹ھ)

آپ کے والد ماجد مولانا عبد القادر بدایونی کا جب انتقال ہوا آپ کی عمر صرف آٹھ برس تھی۔ آپ کی پرورش آپ کے برادر اکبر مولانا عبد المقتدر قادری نے فرمائی۔ بعد ازاں آپ کو مولانا برکات احمد کے پاس ٹونک روانہ کر دیا۔ پھر مولانا سید عبد العزیز سے بعض کتب اخذ کیں۔ آپ کو اجازت و خلافت اپنے برادر اکبر سے حاصل تھی۔ تحصیل علم کے بعد آپ نے مدرسہ قادریہ کی مسند درس کو زینت بخشی۔ آپ نے ملی و قومی تحریکات میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ آپ جمعیت علماء ہند کے ابتدائی ارکان میں شامل رہے۔ آپ مفتی اعظم فلسطین حضرت امین الحسینی کی دعوت پر فلسطین تشریف لے گئے۔ آپ مفتی اعظم دکن کے منصب پر ۱۹۳۶ء سے سقوط حیدرآباد تک فائز رہے۔ آپ نے ساری زندگی دین اسلام کی ترویج اور علوم اسلامیہ کے فروغ میں گزاری۔ آپ ۱۳۷۹ھ میں وصال فرمایا۔[21]

مولانا عبد الماجد بدایونی: (م: ۱۳۵۰ھ)

مولانا عبد الماجد بدایونی مولانا حکیم عبد القیوم قادری شہید کے فرزند تھے۔ ابتدائی تعلیم مولانا عبد المجید مقتدری اور مفتی ابراہیم بدایونی سے حاصل کی۔ اپنے والد گرامی، مولانا عبد المقتدر قادری اور مولانا عبد القادر بدایونی سے بھی اسباق پڑھے۔ آپ خلافت کمیٹی، مجلس خدام کعبہ، مسلم کانفرنس و دیگر قومی تحریکات کے سرگرم رکن رہے۔[22] جمعیت علماء ہند اور جمعیت علماء کانپور کے رکن بھی رہے۔ ان تمام تر مصروفیات کے باوجود آپ نے تصنیفات کا ایک قابل قدر ذخیرہ چھوڑا۔ آپ کے بیس سے زیادہ کتب و رسائل علمی یادگار کے طور پر آج بھی

---

[20] اشرفی، ضیاء علی خان، مولوی، **مردان خدا**، (شوقین بک ڈپو بدایوں، ۱۹۹۸ء)، ۱۰۱

[21] القادری، یعقوب حسین ضیاء، مولانا، **اکمل تاریخ**، (بدایوں ہند: تاج الفحول اکیڈمی، ہند، ۲۰۱۳ء)، ۴۰۲

[22] قادری، اسید الحق، علامہ، **تذکرہ ماجد**، (بدایوں ہند: تاج الفحول اکیڈمی، ہند، ۲۰۰۸ء)، ۲۰

موجود ہیں۔ بدایوں سے ماہنامہ شمس العلوم نکلتا تھا آپ اس کے مدیر بھی رہے۔ علوم اسلامیہ کے فروغ میں آپ کی خدمات ہمیشہ یادرکھی جائیں گی۔[23]

مولاناعبدالحامد بدایونی:(م:۱۳۹۰ھ)

مولاناعبدالحامد بدایونی دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کی عمر ابھی بیس دن ہی تھی کہ آپ کے والد مولانا حکیم عبدالقیوم قادری ایک ریل حادثے میں شہید ہوگئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر سے ہی حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا عبدالمقتدر قادری، مولانا عبدالقدیر قادری، مفتی محمد ابراہیم، مولانا محب احمد، مولانا حافظ بخش، مولانا واحد حسین اور مولاناعبدالسلام فلسفی نمایاں ہیں۔ تکمیل علم کے بعد مدرسہ شمس العلوم میں تدریس شروع کی اور ملی تحریکات میں اپنے بھائی کے ساتھ برابر شریک رہے۔[24] آپ نے متعدد کتب مختلف موضوعات پر تالیف کیں۔ آپ تمام عمر اسلام کی سربلندی کے لیے کوشاں رہے۔ آپ اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن بھی رہے۔ آپ ایک جید عالم تھے اور ہمیشہ حق بات کو اپنا شیوا بنائے رکھا۔[25]

علامہ عبدالحمید محمد سالم القادری:

آپ حیدرآباد دکن میں ۱۹۳۹ء میں پیدا ہوئے۔ آٹھ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ مدرسہ قادریہ میں مفتی ابراہیم فریدی سمتی پوری اور مفتی اقبال حسن قادری سے علم حاصل کیا۔ والد محترم کے وصال کے بعد ۱۹۶۰ء میں خانقاہ قادریہ کی باگ ڈور سنبھالی تب سے آج تک رشد وہدایت، اصلاح وارشاد کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آپ کی مساعی جلیلہ، تبلیغی اور اشاعتی خدمات لائق تقلید ہیں۔ تاج الفحول اکیڈمی کا قیام فرمایا جو مسلسل کتب اسلامیہ کی اشاعت کررہی ہے۔ خصوصاً اسلاف کی متعدد کتب کے تراجم تخریج کے ساتھ تاج الفحول اکیڈمی شائع کرچکی ہے۔[26]

---

[23] قادری، اسید الحق، علامہ، **تذکرہ ماجد**، (بدایوں ہند: تاج الفحول اکیڈمی، ہند، ۲۰۰۸ء)، ۳۵

[24] بھٹی، محمد اجمل، ڈاکٹر، مولانا عبدالحامد بدایونی، **سیاسی ومذہبی خدمات ایک تجزیاتی مطالعہ**، ۱۹۰۱۔۱۹۷۰ء، (بہاولپور: شہاب دہلوی اکیڈمی، ۲۰۱۸ء)، ۲۴

[25] نسیم افسر، پروفیسر، **مولانا عبدالماجد بدایونی کی شخصیت اور خدمات پر ایک نظر**: انسائیکلوپیڈیا مولانا عبدالحامد بدایونی، مرتبہ آزاد بن حیدر، (کراچی: ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ۲۰۱۶ء)، ۲۲۸

[26] عالم ربانی نمبر، ۸۳

علامہ اسید الحق قادری:(م ۲۰۱۴ء)

آپ ۱۹۷۵ء میں مولوی محلہ بدایوں میں پیدا ہوئے۔ آپ نے حفظ قرآن مدرسہ قادریہ بدایوں سے ۱۹۸۹ء میں مکمل کیا۔ مدرسہ قادریہ بدایوں سے ہی درس نظامی کی ابتدا کی اور ۱۹۹۰ تا ۱۹۹۳ء تک یہی زیر تعلیم رہے۔ بعد ازاں دارالعلوم نورالحق فیض آباد تشریف لے گئے اور ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۷ء فیض آباد میں درس نظامی کی تکمیل فرمائی۔ الاجازۃ العالیہ شعبہ تفسیر وعلوم القرآن ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۳ء، جامعہ الازہر قاہرہ (مصر) اور تخصص فی الافتاء، دارالافتاء المصریہ قاہرہ (مصر) سے مکمل کیا۔ جبکہ ۲۰۰۸ء تا ۲۰۰۹ء جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے ایم اے علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔[27] علامہ اسید الحق بدایونی نے چودہ (۱۴) کتب تصنیف فرمائیں جبکہ سترہ (۱۷) کتب کے ترتیب وتقدیم سرانجام دیں۔ بارہ (۱۲) کتب کا ترجمہ، تخریج، تسہیل و تحقیق کا کام مکمل کیا۔[28] علاوہ ازیں علامہ اسید الحق بدایونی نے بائیس (۲۲) کتب کی تکمیل اپنی زیر نگرانی مکمل کروائی۔

مدرسہ قادریہ:

مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں علم وفضل، تعلیم وتربیت، بلند نظری، اعلیٰ ظرفی، تصلب فی الدین کے ساتھ معتدل مزاج ومسلک کا ایک ایسا روشن استعارہ ہے جو اپنے پیچھے دینی خدمات کی دو سو سالہ تاریخ رکھتا ہے۔ جس کی تاریخ معنویت اور اہمیت سے صرف نظر کسی انصاف پسند مورخ کے لیے ممکن نہیں۔ قوموں، جماعتوں اور اداورں کی تاریخ میں نشیب وفراز اور کمال وزوال قانون فطرت کا حصہ ہے۔ اس اصول فطرت کے تحت مدرسہ قادریہ بھی بہت سے نشیب وفراز دیکھے مگر بانیان مدرسہ کا اخلاص، توجہات اور علامہ عبد الحمید سالم القادری کی جہد مسلسل، صبر ورضا اور خدمت کا نتیجہ ہے کہ آج کے دور میں مدرسہ قادریہ درس وتدریس کے میدان میں پوری آب وتاب اور پورے جوش وجذبے کے ساتھ سرگرم سفر ہے۔[29]

تاج الفحول اکیڈمی بدایوں:

---

[27] قادری، محمد عزام صاحبزادہ، آئینہ حیات عالم ربانی، ماہنامہ جام نور عالم ربانی نمبر، ص ۹۶

[28] بدایونی، اسید الحق، علامہ، تحقیق وتفہیم، ص ۴۲۸

[29] قادری، اسید الحق، علامہ، میرے جنوں کا نتیجہ ضرور نکلے گا، سالانہ علمی جملہ، افق، تاج الفحول اکیڈمی، بدایوں، ہند، ۲۰۱۰ء، ص ۶

علامہ عبدالحمید محمد سالم القادری کے حکم پر اسی کی دہائی میں تقریباً تین عشرے پہلے ''ادارہ مظہر حق'' کے نام سے خانقاہ قادریہ بدایوں کے شعبہ نشرواشاعت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس ادارے کا بنیادی مقصد اسلام کی ترویج واشاعت، اکابر خانوادہ عثمانیہ اور علماء مدرسہ قادریہ کی گراں قدر تصانیف کو منظر عام پر لانے کے ساتھ ساتھ ان حضرات کی سیرت وسوانح اور دینی وملی خدمات سے ملت کو روشناس کرانا تھا۔ ۱۹۹۱ء میں ''ادارہ مظہر حق'' کا نام بدل کر ''تاج الفحول اکیڈمی'' کر دیا گیا، تاج الفحول اکیڈمی سو (۱۰۰) سے زائد کتب شائع کر چکی ہے۔ الحمد اللہ تاج الفحول اکیڈمی علامہ عبدالحمید محمد سالم القادری کی سرپرستی میں اور عبدالغنی عطیف میاں کی قیادت میں عزم محکم اور عمل پیہم کے ساتھ اپنے اشاعتی سفر میں مصروف ہے۔[30]

مصنفین خانوادہ عثمانیہ و متعلقین اور ان کی تصانیف

مصنفین خانوادہ عثمانیہ:

۱۔ مولانا عبدالمجید قادری: (م ۱۲۶۳ھ)

۱۔ نجات المومنین: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۲۔ محافل انوار فی احوال سید الابرار: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۳۔ ہدایت الاسلام: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۴۔ مواہب المنان شرح جواہر البیان (فارسی): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۵۔ کتاب الصلوٰۃ (فارسی): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۶۔ رسالہ ردوروافض (فارسی): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۲۔ مولانا محی الدین عثمانی (م ۱۲۷۰):

۱۔ حاشیہ میر زاہد: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۲۔ حاشیہ کلیات قانون بو علی سینا: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۳۔ شمس الایمان: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۲ء

[30] قادری، عبدالقیوم، محمد، **ایک تعارف، فہرست مطبوعات**، (بدایوں ہند: تاج الفحول اکیڈمی)، ۳

۳۔ مولانا فیض احمد بدایونی: (مفقود: ۱۲۷۴ء)

۱۔ تعلیم الجاہل (فارسی): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۲۔ حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ (عربی): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۳۔ تعلیقات علیٰ فصوص الفارابی (عربی): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۴۔ الہدیۃ قادریہ: نسیم سحر بدایوں، س۔ن

۵۔ دیوان فارسی: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۶۔ دیوان اردو: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۴۔ مولانا سناء الدین عثمانی: (م ۱۲۷۸ھ)

۱۔ فوائد معتمدہ (نحو): کتب خانہ قادریہ بدایوں ۲۔ حاشیہ قاموس (لغت): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۵۔ مولانا سعد الدین عثمانی: (م: ۱۲۸۳ھ)

۱۔ سعادت دارین: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۲۔ رفاہ المسلمین: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۶۔ مولانا فضل رسول بدایونی: (م ۱۲۸۹ھ)

۱۔ البوارق المحمدیہ (فارسی): شوارق صمدیہ لاہور، ۱۳۰۰ھ

۲۔ تصحیح المسائل:: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۳۔ المعتقد والمنتقد: نوریہ رضویہ پبلیشرز لاہور

۴۔ احقاق الحق وابطال الباطل: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۷ء

۵۔ سیف الجبار: ورلڈ ویو پبلیشرز لاہور، ۲۰۱۸ء ۶۔ فوز المبین: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۷۔ تلخیص الحق: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۸۔ شرح فصوص الحکم: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۹۔ رسالہ طریقت: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۱۰۔ حاشیہ بر حاشیہ میر زاہد: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۱۔ حاشیہ ملا جلال: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۱۲۔ طب الفریب: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۳۔ مولود منظوم مع قصائد: حیدر آباد ۱۲۹۶ھ

۱۴۔ تثبیت القدمین (عربی): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۵۔ شرح احادیث ملتقطہ: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۱۶۔ رسالہ در سلوک: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۷۔ رسالہ فی وحدۃ الوجود: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۱۸۔ شجرہ طیبہ: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۹۔ رسالہ ندائیہ: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۲۰۔ فصل الخطاب: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۹ء

۲۱۔ حرز معظم: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۹ء ۲۲۔ نجات المومنین: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۷۔ مولانا حکیم عبد القیوم قادری شہید: (م: ۱۳۱۸ھ)

۱۔ رسالہ شفاعت: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۲۔ رسالہ فضائل الشہود: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۳۔ سطوہ فی رد ہفوات ارباب دار الندوۃ: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۴۔ رسالہ سماع موتیٰ: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء

۵۔ رسالہ احکام واسرار صلوٰت: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۶۔ رسالہ تدابیر معالجات مرضیٰ: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۷۔ رسالہ درجواب 'امہات المومنین' (ناتمام): غیر مطبوعہ

۸۔ رسالہ علم مفروض: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۹۔ رسالہ غربت اسلام: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۰۔ شرح سبعہ معلقہ (پانچ قصائد): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۱۔ مجموعہ مضامین: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء

۱۲۔ مجموعہ قصائد وغزلیات (عربی، فارسی، اردو): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۳۔ ملت اسلامیہ کا ماضی حال مستقبل: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء

۸۔ مولانا عبد القادر بدایونی: (م ۱۳۱۹ھ)

۱۔ تاریخ بدایوں: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۲۔ تحفہ فیض (فارسی): فخر المطابع میرٹھ، س۔ن

۳۔ احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۲ء

۴۔ سیف الاسلام المسلول علی المناع: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۵۔ صقیقہ الشفاعۃ علی طریق اہل السنۃ والجماعۃ: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۶۔ شفاء المسائل بتحقیق المسائل: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۷۔ دیوان عربی (نعت): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۸۔ دیوان فارسی: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۱۹۹۸ء

۹۔ الجواب الفاضل بین الح والباطل: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۰۔ بہارستان منقبت: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۱۔ اسلام السدید فی تحریر الاسانید: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء

۱۲۔ سنت مصافحہ: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۹۔ مولانا ابرار الحق کیف: (م ۱۳۲۱ھ)

۱۔ دیوان کیف (اول + دوم + سوم + چہارم): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۲۔ رسالہ تذکیرہ تانیث: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۳۔ رسالہ محاورات: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۴۔ متفرق کتب طب: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۰۔ مولانا سراج الحق عثمانی: (م ۱۳۲۲ھ)

۱۔ رسالہ سراج الحکمۃ (فلسفہ): کتب خانہ قادریہ بدایوں ۲۔ رسائل طبیعہ: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۳۔ شرح میزان منطق: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۴۔ حاشیہ معتقد المنتقد: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۵۔ دیوان عربی: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۶۔ دیوان فارسی: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۷۔ شرح رسائل معمیات بہاوالدین عاملی (حمیات): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۱۔ مولانا عبد الماجد بدایونی: (م ۱۳۵۰ھ)

۱۔ تنظیمی مقالات (شائع کردہ عبد الحامد بدایونی): معلومات ندارد

۲۔ مکتوب سفر نامہ: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۳۔ درس خلافت: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۴۔ الاظہار: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۵۔ جذبات الصداقت: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۶۔ فصل الخطاب: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۷۔ جذبات جوہر (منتخب کلام مولانا محمد علی جوہر): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۸۔ عورت اور قرآن: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۹۔ دربار علم: تجارتی پریس بدایوں، س۔ن

۱۰۔ خلاصۃ العقائد: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۱۱۔ خلاصۃ المنطق: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۲۔ خطبات عربیہ جمعہ وعیدین: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۱۳۔ خلافت الٰہیہ: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۴۔ خلافت بنوامیہ: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۱۵۔ المکتوب: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۶۔ اعلان حق: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۱۷۔ سمرنا کی خونی داستان: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۸۔ رپورٹ مالابار: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۱۹۔ فلاح دارین: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء

۱۲۔ مولانا عبد القدیر بدایونی: (م ۱۳۷۹ھ)

۱۔ خطبات صدارت: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸

۲۔ مثنوی غوثیہ: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء

۱۳۔ مولانا عبد الحامد بدایونی: (م ۱۳۹۰ھ)

۱۔ مشیر الحجاج: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۲۔ تاثرات روس: مشہور پریس کراچی

۳۔ تاثرات چین: مشہور پریس کراچی ۴۔ فلسفہ عبادات اسلامی: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۲ء

۵۔ تصحیح العقائد: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۶۔ نظام عمل: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۴ء

۷۔ کتاب و سنت غیروں کی نظر میں: ناظم آباد کراچی، س۔ن

۸۔ اسلام کا زراعتی نظام: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۹۔ اسلام کا معاشی نظام: ادارہ پاکستان شناسی لاہور، ۲۰۰۳ء

۱۰۔ مرقع کانگریس: ادارہ پاکستان شناسی لاہور، ۱۹۹۹ء

۱۱۔ مشرق کا ماضی و حال: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۲۔ انتخابات کے ضروری پہلو: روہیل کھنڈ، لیگ پارلیمنٹری بورڈ۔ س۔ن

۱۳۔ الجواب المشکور (عربی): تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۳ء

۱۴۔ حرمت سود: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۱۵۔ دعوت عمل: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء

۱۶۔ عقائد اہلسنت: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء ۱۷۔ Islamic Prayers: معلومات ندارد

۱۸۔ خطبہ صدارت: نظامی پریس بدایوں، س۔ن

۱۹۔ فلاح دارین: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء

۲۰۔ ہندو حکمرانی کا ہولناک تجربہ: ادارہ پاکستان شناسی لاہور، ۲۰۰۰ء

۲۱۔ وفد حجاز کی رپورٹ: مجلس عمل آل انڈیا مسلم لیگ دریا گنج دہلی، س۔ن

۲۲۔ بالشویزم اور اسلام: دار التصنیف مولوی محلہ بدایوں، س۔ن

۱۴۔ مولانا عبد الواحد عثمانی: (م ۱۳۹۵ھ)

اسلامی مساوات: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۵۔ مولانا عبد الہادی قادری: (م ۱۴۱۵ھ)

۱۔ مختصر سیرت خیر البشر: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۹ء

۲۔ احوال ومقامات: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۹ء

۳۔ خمیازہ حیات: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۹ء

۴۔ باقیات ہادی: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۹ء

۵۔ خرابات نظر ساقی: گلشن اقبال، کراچی، ۱۴۲۲ھ

۱۶۔ علامہ اسید الحق قادری: (م: ۱۴۳۵ھ)

۱۔ حدیث افتراق امت: تحقیقی مطالعہ کی روشنی میں: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء

۲۔ قرآن کریم کی سائنسی تفسیر: ایک تنقیدی مطالعہ: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۹ء

۳۔ احادیث قدسیہ: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء

۴۔ اسلام جہاد اور دہشت گردی: غیر مطبوعہ ۵۔ اسلام اور خدمت خلق: غیر مطبوعہ

۶۔ اسلام۔ ایک تعارف: غیر مطبوعہ ۷۔ خیر آبادیات: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۱ء

۸۔ عربی محاورات مع ترجمہ وتعبیرات: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۱ء

۹۔ خامہ تلاشی: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۹ء

۱۰۔ تذکرہ شمس مارہرہ: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۳ء

۱۱۔ قصیدہ فرزدق تمیمی: ایک تحقیقی مطالعہ: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۳ء

۱۲۔ تحقیق وتفہیم: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۹ء

۱۳۔ افہام وتفہیم: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۵ء

۱۴۔ نقد ونظر، ترتیب مولانا عطیف قادری: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۶ء

۱۵۔ تذکرہ ماجد: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء

۱۶۔ مفتی لطف بدایونی: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۰ء

۱۷۔علامہ عبدالحمید محمد سالم القادری(حیات):

۱۔ محبت، برکت اور زیارت: ادارہ مظہر حق بدایوں، ۱۹۹۶ء

۲۔ مدینے میں: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء

۳۔ معراج تخیل: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۱۹۹۸ء

۴۔ نوائے سروش: ادارہ مظہر حق بدایوں، ۱۹۹۱ء

۵۔ حدیث محبت: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۶ء

تصانیف متعلقین خانوادہ عثمانیہ وعلماء مدرسہ قادریہ

۱۔ **حضرت سید آل احمد اچھے میاں:** آداب السالکین۔ مطبع ادبی لکھنوٴ، ۱۹۳۵ء

۲۔ **سید ابوالحسین احمد نوری:** تحقیق التراویح: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۲ء

۳۔ **مولانا غلام شبر حمیدی بدایونی:**

۱۔ نور مدائح حضور: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۲۔ تذکرہ نوری: نوریہ رضویہ پبلیشرز لاہور، س۔ن

۳۔ سکینۃ فی الاخبار سلطان مدینہ: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۴۔ انساب نامہ: غیر مطبوعہ

۴۔ڈاکٹر محمد ایوب قادری:

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کا ایک مجاہد: مولانا فیض احمد بدایونی: پاک اکیڈمی وحید آباد، کراچی، ۱۹۵۷ء

۵۔علامہ عبدالصمد مقتدری:

۱۔ قصیدہ چراغ انس: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۲۔ سوانح مولانا عبدالقدیر بدایونی: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۳۔ الحمید: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۶۔ مولانا محمد یعقوب حسین ضیاء القادری:

۱۔ اکمل التاریخ (اول + دوم): مطبع قادری بدایوں، ۱۹۱۵ء

۲۔ تاج مضامین: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۳۔ کرامات ہفت احمد: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۴۔ ستارہ چشت: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۵۔ مرقع یادگار شہادت: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۶۔ دیار نبی: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۷۔ جوار غوث الوریٰ: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۸۔ تجلیات نعت: کتب خانہ قادریہ بدایوں

۹۔ خزینہ بہشت: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۱۰۔ نغمہ ربانی: عثمانی پریس بدایوں، س۔ن

۱۱۔ تاریخ اولیاء حق: کتب خانہ قادریہ بدایوں ۱۲۔ چراغ صبح جمال: نظامی پریس بدایوں، ۱۹۴۱ء

۱۳۔ تذکرہ طیبہ: نظامی پریس بدایوں، ۱۹۳۲ء ۱۴۔ خطبہ موثر (منظوم): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۱۵۔ نغمہ ہائے مبارک: عثمانی پریس بدایوں، س۔ن ۱۶۔ روداد رفغاں (مثنوی): کتب خانہ قادریہ بدایوں

۷۔ مولانا عبد الصمد چشتی: شیخ ابن تیمیہ کے عقائد وافکار: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۲ء

۸۔ مولانا انوار الحق بدایونی: تذکرہ فضل رسول: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸ء

۹۔ علامہ محب احمد قادری:

۱۔ عظمت غوث اعظم: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۰ء

۲۔ نگارشات محب احمد: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۰ء

۱۰۔ مفتی حسین احمد مقتدری: مسئلہ قیام تعظیمی: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۳ء

۱۱۔ مفتی حبیب الرحمن بدایونی:

۱۔ شارحۃ الصدور فی احکام القبور: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۹ء

۲۔ الدرر السنیۃ: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۹ء

۱۲۔ مفتی محمد ابراہیم:

۱۔ احکام القبور: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸

۲۔ ریاض القرأت: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۸

۱۳۔ مولانا عبد الرحیم بدایونی: تذکار محبوب: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۰۷

۱۴۔ مولانا احمد حسین بدایونی اکابر بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۳ء

۱۵۔ ڈاکٹر شاداب زکی بدایونی: آئینہ مقالات: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۱۹۹۸ء

۱۶۔ مفتی عبد الحکیم مصباحی: تاج الفحول: حیات وخدمات: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۱۹۹۸ء

۱۷۔ مولانا عاصم اقبال قادری مجیدی:

قصیدہ بانت سعاد: حضرت کعب بن زہیرؓ: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۲ء

۱۸۔ مفتی دلشاد قادری: اسلام میں محبت الٰہی کا تصور: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۲ء

۱۹۔ محمد تنویر خان قادری:

۱۔ اظہار واعتراف: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۲ء

۲۔ خواجہ غلام نظام الدین قادری: حیات وخدمات: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۱ء

۲۰۔ عبد العلیم قادری مجیدی:

۱۔ سیف اللہ المسلول کا علمی مقام: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۲

۲۔ تذکرہ خانوادہ قادریہ: تاج الفحول اکیڈمی بدایوں، ۲۰۱۲ء[31]

خلاصہ بحث:

برصغیر پاک وہند میں مسلمانوں نے علوم اسلامیہ کے فروغ اور ترویج دین کے لیے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ ان خدمات میں برصغیر پاک وہند کے طول وعرض میں واقع علوم اسلامیہ کے مراکز کا بنیادی کردار ہے۔ مراکز علوم اسلامیہ میں خانوادہ عثمانیہ بدایوں اپنی انفرادیت اور افادیت کے اعتبار سے ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ یوں تو اس خانوادے کی علمی ودینی خدمات کا دائرہ آٹھ صدیوں پر محیط ہے۔ لیکن اس کی نشاۃ ثانیہ مولانا عبد المجید قادری نے ۱۲۳۵ھ میں فرمائی، خانقاہ قادریہ کا قیام عمل میں لایا گیا اور ایک نئی جدت اور لگن کے ساتھ علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت شروع کی۔ اس خانوادہ کے افراد نے علمی، دینی، ملی اور فکری اعتبار سے ہر دور میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں۔ اس خانوادے کے علماء کی تصانیف کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ جبکہ ان کے متعلقین اور علمائے مدرسہ قادریہ کی تصانیف اس کے علاوہ ہیں۔ المختصر خانوادہ عثمانیہ کی علوم اسلامیہ کے فروغ میں خدمات جلوہ خورشید کی مانند ہیں۔ جن کا کوئی بھی اہل علم اور صاحب بصیرت انکار نہیں کر سکتا۔

---

[31] (i) قادری، محمد ایوب، ڈاکٹر، یادداشتہائے ڈاکٹر محمد ایوب قادری، تقدیم ترتیب وتحشیہ، ڈاکٹر ابرار عبد السلام، ششماہی علمی وتحقیقی مجلہ معیار، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۰ء، ج ۲، شمارہ ۲، ۲۳ تا ۳۸

(ii) فہرست مطبوعات، (بدایوں ہند: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۱۳ء)، ۴۔۲۳

(iii) **تذکرہ علمائے ہندوستان**، ۳۰۵

نتائج بحث:

۱۔ خانوادہ عثمانیہ کے مشاہیر کی تدریسی خدمات نمایاں ہیں۔ انہوں نے تشنگان علم کو زیور علم سے آراستہ کیا۔

۲۔ تصنیفی میدان میں اس خانوادے کے مشاہیر نے تقریباً ہر علمی نہج پر قلم اٹھایا۔ خواہ سیرت، تفسیر، حدیث، علم الکلام، علم طب، درسیات اور ادب شامل ہیں۔

۳۔ علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت کے لیے مدرسہ محمدیہ (مدرسہ قادریہ) نے اپنا کردار ادا کیا ہے۔

۴۔ تصنیفی واشاعتی میدان میں ادارہ مظہر حق بدایوں اور تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔

سفارشات:

۱۔ مشاہیر خانوادہ عثمانیہ کے تدریسی اسلوب کو اختیار کیا جائے۔

۲۔ اہل علم و محققین کو خانوادہ عثمانیہ کے علماء کی تصانیف سے استفادہ کرنا چاہیے۔

۳۔ علوم اسلامیہ کی ترویج کے لیے مدرسہ محمدیہ (مدرسہ قادریہ) کے طریقہ کار سے استفادہ کرنا چاہیے۔

۴۔ ادارہ مظہر حق بدایوں اور تاج الفحول اکیڈمی بدایوں کی طرز پر اشاعتی ادارے قائم کرنے چاہئیں۔